باب : 7

بہترین منصوبے

شہرکی گلیوں میں دواورتین منزلہ بےڈھب مکانوں کی قطاریں بنی ہوئی تھیں۔ پھرجوناتھن کو ایک بڑاعا لیشان گھر نظر آیا، سب سے علیٰحدہ،ایک وسیع سبز لان میں تنہا کھڑا۔اس کی تعمیربڑی ٹھوس تھی، جالی کےکا م نےاورحال ہی میں رنگی گئی سفید دیواروں نے اسے پر کشش بنا دیا تھا ۔

جوناتھن متعجب سا اس گھر کے پاس پہنچا ،اور کیا دیکھتا ہے کہ کچھ لوگ ڈنڈے اٹھائےمکان کو پشت پرسےکوٹ رہے ہیں۔ وہ اسے گرانےکی کوشش کررہے ہیں۔ وہ جوش و جذبےسے قطعاً عاری تھے۔ اپنا کا م بڑی سستی سے کر رہے تھے۔قریب ہی خاکستری بالوں والی ایک معززعورت اپنے ہاتھ دبائے کھڑی تھی ۔ جو کچھ ہو رہا تھا وہ اس پر خوش نظر نہیں آتی تھی۔ جب ایک دیوارزمین بوس ہوئی تو اس کی کراہ کو سنا جا سکتا تھا ۔

جوناتھن اس کے پاس آکر پوچھنے لگا۔" یہ مکان بڑا اچھا بنا ہوا ہے۔ اس کا مالک کون ہے؟"

"بڑااچھا سوال ہے یہ؟"عورت تیزی سے پیچھےمڑی۔" میرا خیال ہے اس مکا ن کی مالک میں ہو ں۔ "

"بس آپ کا خیال ہے کہ آپ اس کی مالک ہیں؟ اگر آپ کسی مکان کی مالک ہوں تو آپ کو پتہ ہوتا ہے۔" جوناتھن نے کہا ۔

جیسےہی ایک پچھلی دیوار اندرکی جانب گری، زمین ہل گئی ۔ عورت بے بسی سے ملبے سے بلند ہونے والے غبار کے بادل کو دیکھنے لگی۔" یہ ایسا آسان بھی نہیں۔" وہ اٹھنے والے شورپربلبلائی ۔ "ملکیت کا مطلب ہے کنٹرول، ٹھیک ؟مگر اس مکان پر کس کا کنٹرول ہے؟ہر چیز پر لارڈز کا کنڑول ہے، تو اس مکا ن کے اصل مالک لارڈز ہوئے،اس سےکیا ہوتا ہے کہ اسےمیں نے بنایا اور اس کی ایک ایک شے پر اپنی جیب سے پیسہ لگایا ۔"

اس کا اشتعال بڑھتا جا رہا تھا، اس نے وہا ں جا کر جہاں ابھی چند لمحے پہلے ایک دیوار کھڑی تھی اور اب صرف ایک ستون باقی رہ گیا تھا،اس ستون پر چسپاں ایک کا غذ کو اتارا۔ "یہ نوٹس دیکھو؟" اس نےاسے مروڑ کر نیچے پھینک دیااور پیروں سے روندنے لگی ۔

" یہ حکا م مجھے بتائیں گے کہ میں نے کیا بنانا ہے، کیسے بنانا ہے، کب بنانا ہےاورکس چیز سے بنانا ہے۔ اب وہ مجھے کہتے ہیں ہم اسے گرا رہے ہیں۔ کیا اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ میری ملکیت ہے ؟"

"اچھا"، جوناتھن نے جھینپتے ہوئے تکا لگایا،" آپ اس میں رہتی نہیں تھیں؟"

"بس تب تک جب تک میں پراپرٹی ٹیکس دیتی رہوں ۔ اگر میں نہیں دوں گی ، حکا م مجھے چلتا کرنے میں اتنی ہی دیر لگائیں گے جتنی 'اگلا کیس !'کہنے میں لگتی ہے۔" وہ غصے سے لال بھبوکا ہو رہی تھی اور بے دم ہو چکی تھی،" سچ تو یہ ہے کہ کوئی بھی کسی چیز کا مالک نہیں۔ ہم تو بس کونسل سے تب تک کے لیے کرائے پر لیتے ہیں جب تک ہم ٹیکس دیتے رہیں۔"

"کیا آپ نے ٹیکس ادا نہیں کیا ؟" جوناتھن نے پوچھا۔

"بالکل نہیں، میں نے یہ لعنتی ٹیکس پورا اداکیا !" وہ تقریبا چلا اٹھی۔" لیکن اس سے ان کی تسلی نہیں ہوئی-اس مرتبہ انھوں نے یہ کہا کہ میرے مکا ن کا منصوبہ ان کے منصوبے،'مالکان خاص' کے ماسٹرپلان پر فِٹ نہیں بیٹھتا ۔انھوں نے میرے مکان کو مسترد کر دیا ۔ مجھے کچھ رقم تھمائی کہ اس کی قیمت بس اتنی ہے ۔ اور اب وہ اسے گرارہےہیں۔ یہاں پارک بنےگا۔ پارک کےمرکزمیںایک بڑاخوبصورت مجسمہ رکھا جائے گا۔ خود ان میں سے کسی کا مجسمہ۔"

"چلو،انہوں نے مکان کے عوض تمہیں کچھ دیا تو سہی ۔" جوناتھن بولا۔ لمحہ بھر توقف کے بعد اس نے پوچھا،" آپ اس سے مطمئن نہیں ؟"

اس نے جوناتھن کر ترچھی نظر سے دیکھا ۔" اگر میں مطمئن ہوتی، تو انھیں عمل درآمد کے لیے پولیس کی ضرورت نہ پڑتی۔ کیا وہ ایسا کرتے؟ اور جو رقم انہوں نے مجھے دی؟ وہ میرے ہمسائیوں سے لی گئی تھی۔ ان کے نقصان کی تلافی کون کرے گا؟ لارڈز تو انہیں دینے سے رہے!۔"

جوناتھن نے وحشت میں اپنا سر ہلایا ۔" آپ نے بتا یا کہ یہ سب ایک ماسٹر پلان کا حصہ ہے؟"

"ہا ہا۔ ماسٹر پلان!" عورت نے طنزا ًکہا۔" یہ ایک ایسا پلان ہے جوسیا سی طاقت رکھنےوالے ہر شخص کا پلان ہے۔ اگر میں نے اپنی زندگی سیاست میں گزاری ہوتی تو میں بھی ہر کسی پر اپنے منصوبے

ٹھونسنےکے قابل ہوتی۔ پھر تو میں بنانے کے بجائے کتنے ہی مکانوں پرقبضہ کر سکتی تھی ۔ یہ توکوئی مسئلہ نہیں!"

"مگرصا ف با ت ہے کہ ہرشہری کو مکان سمجھ داری سے تعمیر کرنے کے لیے منصوبے کی ضرورت تو ہے؟ " جوناتھن پرامید انداز میں بولا۔ وہ اس عورت کی بپتا کی منطقی توجیہہ کرنا چاہتا تھا ۔ " کیا آپ کونسل پر بھروسہ نہیں کرتیں کہ وہ اس طرح کا کوئی منصوبہ سامنے لائے؟ "

اس نے قطاراندرقطار کھڑے گھروں کی طرف ہاتھ ہلایا۔ "جاؤ خودیکھ لو جا کر۔ وہ چند منصوبے جنہیں یہ مکمل کر لیتے ہیں بدترین منصوبے ہیں۔ گھٹیا، لاگت بھی زیادہ، اوربد صورت۔"

اس نے جوناتھن کے روبرو ہو کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔" ذرا سوچو ، انھوں نے ایک سپورٹس سٹیڈیم تعمیر کیا ، جہاں دس میں سے نو تماشائی سٹیڈیم میں ہونے والا کھیل دیکھ ہی نہیں سکتے ۔ ان کے بے ڈھب کا م کی وجہ سے اسے پہلی دفعہ بنانے پر جتنی لاگت آئی اس سے دگنی لاگت اس کی مرمت پر آگئی! اور ان کا عظیم ہال جہاں وہ اپنا اجلاس کرتے ہیں وہ صرف سیاحوں کے لیے ہے، ان ٹیکس دہندگان کے لیے نہیں جن کے ٹیکس سے یہ تعمیر ہوا ۔ اس کا منصوبہ کس نے بنایا ؟ لارڈز نے ۔ وہ اپنے نا م پتھر پر نقش کرواتے ہیں اور ان کے دوست بڑ ے بڑے ٹھیکے حاصل کرتے ہیں۔"

جوناتھن کےسینےپر اپنی انگلی گڑوتے ہوئے وہ بولی،" لوگوں پر بس احمقا نہ قسم کے منصوبے مسلط کیے جاتے ہیں۔ جو چیز مسلط کی جائے مجھے اس پر بھروسہ نہیں!" برہم سی، وہ پھرا پنے مکان کو دیکھنے لگی ۔" انھیں ابھی بہت کچھ سننا پڑے گا مجھ سے!"